جلد ۲۶ | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | ۱۷ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ - مئی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار۔ سر درد اور متلی کے باعث علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

آج آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی والدہ ماجدہ کو جو خون کے دباؤ کے باعث سخت بیمار ہیں اور بے حد نحیف ہو چکی ہیں۔ ساڑھے نو بجے صبح کی ٹرین سے دہلی سے لائے۔ سٹریچر کے ذریعہ آپ کو سیلون سے اتارا گیا۔ اور چارپائی پر اٹھا کر آہستہ آہستہ بیت الظفر میں لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب۔ اور جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کے علاوہ بہت سے احباب سٹیشن پر تشریف لے گئے تھے۔ احباب جناب چودھری صاحب کی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں:۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فسٹ پروفیشنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں:۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال آج بارہ بجے کی ٹرین سے سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج صبح ملک نصیر احمد صاحب کی لڑکی نصیرہ انور صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر ملک عزیز احمد صاحب نے بہت سے مقامی اصحاب کو صبح کے ناشتہ پر مدعو کیا۔ چائے نوشی کے بعد دعا کی گئی:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم طور پر تعلقات محبت رکھنے والوں کی علامات

"کرامات کی اصل یہی ہے۔ کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں اور اس کے رب میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ اور وفا اور صدق کے تمام ان مراتب کو پورے کر کے دکھلاتا ہے۔ جو حجاب سوز ہیں۔ تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھیرایا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اس کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ جو بعض بطور دفع شر ہوتے ہیں اور بعض بطور افاضۂ خیر اور بعض اس کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور بعض اس کے اہل و عیال کے متعلق۔ اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق۔ اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق۔ اور بعض اس کے اہلِ وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر۔ اور بعض زمین سے۔ اور بعض آسمان سے غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا۔ جو اس کے لئے دکھلایا نہیں جاتا۔ اور یہ مرحلہ دقت طلب نہیں۔ اور کسی بحث کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا درجہ نصیب ہو گیا ہے۔ جو بیان ہو چکا ہے۔ تو دنیا ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہر ایک جو اس پر گرے گا۔ وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ اور جس پر وہ گرے گا۔ اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اس کا مونہہ خدا کا مونہہ ہے۔ اور اس کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ درہم و دینار اکثر لوگوں کے پاس (جو مالدار ہیں) ہوتے ہیں لیکن اگر وہ گستاخی کر کے بادشاہ کا مقابلہ کریں جس کے خزائن مشرق و مغرب میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو ایسے مقابلہ کا انجام بجز ذلت کے کیا ہوگا؟ ایسے لوگ ہلاک ہوں گے۔ اور وہ تھوڑے سے درہم و دینار ان کے بھی ضبط کئے جائیں گے:۔

عزیز خدا کا نام ہے۔ وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کی محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ ظاہر خدا کا نام ہے۔ وہ اپنا ظہور کسی کو نہیں بخشتا۔ مگر انہی کو جو اس کے لئے بمنزلہ اس کی توحید اور تفرید کے ہیں۔ اور ایسے اس کی دوستی میں محو ہوئے ہیں۔ جو اب بمنزلہ اس کی صفات کے ہیں۔ وہ ان کو نور دیتا ہے اپنے نور میں سے۔ اور علم دیتا ہے اپنے علم میں سے۔ تب وہ اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری محبت سے اس یار یگانہ کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اس کی رضا کو ایسا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے انسان خدا کی پرستش کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے۔ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے۔ جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے۔ کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵، ۲۶)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جن شہری یا دیہاتی جماعتوں نے تحریک جدید کے سکرٹری مال و سکرٹری عام کا انتخاب کر کے ہمیں اطلاع نہیں دی۔ وہ فوری انتخاب کر کے اطلاع دیں

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاعات

ناصر آباد اسٹیٹ ۱۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے ہمراہ اہلبیت بھی بخیر و عافیت ہیں ؛

۱۱ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج صبح بوجہ نزلہ اور کھانسی اور پیٹ کی درد کے ناساز رہی۔ اس وقت نسبتاً اچھی ہے ؛ خاکسار حشمت اللہ

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق محلہ دار الرحمت کا جلسہ

مجوزہ چندہ ادا کرنیکے متعلق اہل محلہ کا مخلصانہ وعدہ

کل ۱۴ مئی بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الرحمت میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اہل محلہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں جوبلی فنڈ کے متعلق ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی عبد المنان صاحب مولوی فاضل بی۔ اے خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے نہایت ایمان افزا تقریریں فرمائیں۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد پریذیڈنٹ محلہ نے اہل محلہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان کیا۔

(۱) ہم بمطابق حدیث من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کے متعلق تہ دل سے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ انہوں نے ایک ایسی تجویز کی ہے۔ جس میں ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مالی قربانی کا موقعہ ملا۔ اس لئے ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں اس مبارک تجویز کے نتیجہ میں اور پھر اس تجویز کے پورا کرنے کی کوشش کے صلہ میں اجر عظیم عطا کرے۔

(۲) ہم اہلیان محلہ انشراح صدر کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے وہ رقم کو پوری کریں گے۔ جو کمیٹی خلافت جوبلی فنڈ نے ہمارے لئے مقرر کی ہے۔ اور جو اڑھائی ہزار روپے ہے۔

(۳) آج عصر کی نماز کے بعد مستورات کا اجلاس ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ قرار داد پاس کی گئی۔ کہ انشاء اللہ ہم مستورات محلہ دار الرحمت چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کو ہر طرح کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔ اس وقت تک مستورات محلہ دار الرحمت نے ۳۶۵ روپے کے وعدے لکھائے ہیں۔ انشاء اللہ ان وعدوں میں اور بھی اضافہ کرینگی* ؛

محمود سلور جوبلی

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

آج کل قادیان میں ہر طرف خلافت جوبلی فنڈ کے لئے جلسے تقریریں اور تحریکیں ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں ہماری جماعت کے لئے یہ تحریک نئی نہیں بلکہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اسوہ قائم فرما گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بادشاہ وقت یعنی ملکہ معظمہ وکٹوریا کی ایک جوبلی ہوئی تھی۔ حضور نے اس میں حصہ لیا۔ خوشی منائی۔ چراغاں کئے۔ دعائیں مانگیں اور جلسہ کیا۔ دوسری بات یہ کہ حضور نے ملکہ معظمہ کو اس وقت اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے تحفہ بھی پیش کیا۔ جس کا نام ہے تحفہ قیصریہ۔ اب اس خلافت ثانیہ کی جوبلی میں بھی ہمارا یہی عمل ہونا چاہیئے۔ کہ اول تو ہم مناسب طریق سے اس جوبلی کی تاریخ یعنی ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو جلسے منعقد کریں۔ اور دعائیں کریں۔ دوسرے خلیفۂ وقت کے حضور جو ہمارا روحانی بادشاہ ہے شکرانہ کے طور پر خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر ایک رقم پیش کریں ؛

ہر قربانی کرنے پر آمادگی کا اظہار

بخدمت شریف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہمارے آقا! ہم تمام ڈیرہ بابا نانک کے احمدی حضور کے خطبہ فرمودہ ۲۲ اپریل پڑھنے کے بعد عرض کرتے ہیں۔ ہم حضور کے ہر حکم پر ہر وقت لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ جب بھی حضور حکم فرمائیں۔ اپنے بال بچوں کو خدا کے سپرد کر کے ہر قربانی

* خواتین کا چندہ مردوں کے چندہ کے علاوہ ہوگا ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

بے کاری کے نقصانات اور اس کے انسداد کا تربیتی پہلو

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے - ناظر تعلیم و تربیت

بیکاری کا مرض

اس زمانہ میں بے کاری کی مرض بہت زیادہ پھیل رہی ہے - اور کم وبیش ہر قوم اور ہر ملک میں پائی جاتی ہے میں نے اس کے متعلق مرض کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے - کہ سوائے بعض حقیقی معذوری کی صورتوں کے جب انسان واقعی کام نہ ملنے کی وجہ سے بیکاری کے لئے مجبور ہو جاتا ہے - فی زمانہ اکثر صورتوں میں بے کاری حقیقۃً ایک اخلاقی مرض ہے - جو دوسری اخلاقی بیماریوں کی طرح اکثر انسانوں کو لگ کر خراب کر رہی ہے - یعنی بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہیں کام تو مل سکتا ہے - مگر یہ خیال کر کے کہ ہمیں جائداد وغیرہ سے کافی آمد ہے - اس لئے کام کی ضرورت نہیں - یا یہ خیال کر کے کہ جو کام ملتا ہے - وہ ہماری شان کے مطابق نہیں وہ کام نہیں کرتے - اور بے کاری میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں - ایسی بیکاری گو اقتصادی لحاظ سے بھی نقصان دہ ہوتی ہے - کیونکہ جب سوسائٹی کا ایک طبقہ آمد پیدا کرنے کے بغیر رہے گا - تو لازماً اس کے نتیجہ میں ملک و قوم کا مالی نقصان ہوگا - مگر اس کا اصل نقصان تربیتی - اور اخلاقی پہلو سے تعلق رکھتا ہے - گویا بے کاری کا مسئلہ دو جہت سے قابل غور ہے - **اول** اقتصادی لحاظ سے - اور **دوسرے** تربیتی لحاظ سے - اور میں اپنے اس مختصر مضمون میں مؤخر الذکر صورت کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں :-

اخلاقی اور دینی لحاظ سے بے کاری کے نقصانات

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تربیتی لحاظ سے بے کاری ایک نہایت ہی مہلک بیماری ہے - جس کی وجہ سے انسان کے دین - اور اخلاق کو خطرناک نقصان پہونچتا ہے - مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس نقصان کو دیکھنے - اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے - اور صرف اس کے اقتصادی پہلو تک اپنی نظر کو محدود رکھتے ہیں - اخلاقی اور دینی لحاظ سے بے کاری کے موٹے موٹے نقصانات یہ ہیں :-

۱ - وقت جیسی قیمتی چیز جو غالباً دُنیا کی چیزوں میں سب سے زیادہ قیمتی ہے - ضائع جاتی ہے - جسے انسان بے شمار صورتوں میں ملک اور قوم اور دین کی خدمت میں خرچ کر سکتا ہے :-

۲ - وقت کو بے کار گزارنے کی عادت پیدا ہوتی ہے - اور وقت کی قدر و قیمت کی حس ماری جاتی ہے - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے آدمی کو جب کوئی کام ملتا ہے - تو عادت کی وجہ سے وہ اس میں بھی سستی اور غفلت اختیار کرتا ہے اور اس کا فرض شناسی کا معیار بالکل گر جاتا ہے - جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت مہلک ہے -

۳ - بے کار لوگ عموماً خراب عادتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں - کیونکہ جب انسان کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا - تو پھر وہ اپنے وقت کو گزارنے کے لئے اپنے واسطے ایسے مشاغل تلاش کرتا ہے - جو اس کے اختیار میں ہوتے ہیں - اور اس طرح وہ بُری عادتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے - مثلاً شراب نوشی - افیون اور بھنگ چرس وغیرہ کا استعمال - جوئے بازی - شطرنج اور تاش اور اسی قسم کی دوسری بے فائدہ - اور مخرب اخلاق کھیلیں - غیبت جو بے کاروں کی مجلس کا خاصہ ہے - وغیرہ وغیرہ :-

۴ - بے کاری سے بد صحبتی کی عادت پیدا ہوتی ہے - کیونکہ جب انسان بے کار ہوتا ہے - تو وہ اپنا وقت گزارنے کیلئے اپنے مفید مطلب مجلس ڈھونڈتا ہے - اور بالعموم یہ مجلس اخلاقی اور دینی لحاظ سے بہت گندی ہوتی ہے :-

۵ - بے کاری سے بے جا اعتراضات اور نکتہ چینی کی عادت پیدا ہوتی ہے - جس میں انسان اس بات کو بالکل بھول جاتا ہے - کہ میں جس شخص یا جماعت یا نظام پر اعتراض کر رہا ہوں - اس پر اعتراض کرنے کا مجھے حق بھی ہے - یا نہیں - اور بزرگوں کے ادب اور نظام کے احترام کی رُوح مٹ جاتی ہے :-

بیکاری کا انسداد کس طرح ہو سکتا ہے؟

یہ جملہ نقصانات بہت بھاری نقصانات ہیں - مگر افسوس ہے - کہ لوگ بالعموم ان کی طرف سے بالکل غافل رہتے ہیں - اور اپنے عزیزوں کی بے کاری کو صرف اس ترازو سے تولتے ہیں - کہ بے کار رہنے سے روپے کا نقصان ہو رہا ہے - حالانکہ گو مالی نقصان بھی بے شک قابل توجہ ہے - مگر اس مالی نقصان کو ان عظیم الشان نقصانات سے کچھ بھی نسبت نہیں - جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے بیکاری کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں - اگر ہمارے دوستوں میں ان نقصانات کا احساس پیدا ہو جائے - تو پھر کم از کم جہاں تک بے کاری کے اخلاقی اور دینی پہلو کا تعلق ہے - بیکاری کے مرض کو ایک دن میں نابود کیا جا سکتا ہے - کیونکہ اس کے لئے کسی نوکری یا نفع مند کام کے تلاش کی ضرورت نہیں - بلکہ صرف اس بات کی ضرورت ہے - کہ بیکار لوگ اپنی بے کاری کو چھوڑ کر کسی ذاتی یا خاندانی - یا قومی - یا دینی کام میں لگ جائیں - خواہ وہ آنریری ہی ہو - اور خواہ اس کے بدلے میں انہیں ایک پیسہ بھی حاصل نہ ہو - اس طرح اقتصادی لحاظ سے وہ اپنا کوئی نقصان نہیں کریں گے - کیونکہ وہ پہلے بھی نہیں کماتے تھے - اور اب بھی نہیں کمائیں گے - مگر اخلاقی - اور دینی لحاظ سے وہ اپنے آپ کو خطرناک نتائج سے محفوظ کر لیں گے - اور ان کی آنریری خدمات سے ان کے خاندان - یا قوم - یا ملک - یا دین کو جو فائدہ پہونچے گا - وہ مزید بر آں ہوگا -

مثلاً ایک شخص زید نامی بے کار ہے - اب قطع نظر اس کے کہ اس کی یہ بے کاری کسی مجبوری کا نتیجہ ہے یا کہ خود پیدا کردہ ہے - یہ ایک حقیقت ہے - کہ اس کا وقت اسے کوئی مالی بدلہ نہیں دے رہا - اس حالت میں اگر وہ کسی خاندانی یا قومی - یا دینی کام کے لئے اپنی خدمات آنریری طور پر پیش کر دے تو ظاہر ہے - کہ اقتصادی لحاظ سے وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا - بلکہ جہاں تھا - وہیں رہتا ہے - مگر اخلاقی اور دینی لحاظ سے وہ نہ صرف بہت سے خطرناک نقصانات سے بچ جاتا ہے - بلکہ عظیم الشان فوائد بھی حاصل کرتا ہے اور اس خدائی منشاء کو بھی پورا کرنے والا بنتا ہے - کہ جو آیت وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ میں بیان ہوا یعنی یہ کہ سچے مومن وہ ہیں - جو ہر اس چیز میں سے جو ہم نے ان کو دی ہے - خواہ وہ مال ہے یا وقت ہے یا جسمانی طاقتیں ہیں یا آل و اولاد ہے خدا کے رستے میں خرچ کرتے ہیں - بہر حال تربیتی نقطہ نگاہ سے بیکاری کا علاج مشکل نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے صرف اس احساس کی ضرورت ہے -

١٩٦

کہ جو وقت بیکاری کی حالت میں فضول طور پر ضائع جاتا ہے۔ اسے کسی مفید کام میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اگر یہ کام آمد کا بھی ذریعہ ہو تو فبہا لیکن اگر ایسا کام میسر نہ آئے۔ تو پھر آنریری طور پر ہی کسی مفید کام کو اختیار کر لیا جائے۔ تاکہ بہر حال وقت ضائع نہ ہو۔ اور عادتیں بھی خراب ہونے سے محفوظ رہیں۔

بیکاری کے اقسام

جہاں تک میں نے غور کیا ہے بیکاری کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:-

(۱) بیکاری بوجہ اس کے کہ کسی حقیقی معذوری مثلاً بیماری یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے کوئی شخص کام نہ کر سکتا ہو۔

(۲) بیکاری بوجہ اس کے کہ حقیقۃً کوئی کام نہ ملتا ہو۔

(۳) بیکاری بوجہ اس کے کہ کام تو مل سکتا ہو۔ مگر انسان اسے اپنی شان کے مطابق نہ خیال کرے۔

(۴) بیکاری بوجہ اس کے کہ جائداد وغیرہ کی کافی آمد موجود ہونے کے باعث انسان کام کی ضرورت نہ سمجھے۔

مجبوری کی بیکاری

یہ وہ چار قسم کی بے کاری ہے جو عموماً دنیا میں پائی جاتی ہے۔ اور میں اس جگہ ان جملہ اقسام بیکاری کے متعلق مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ سب سے پہلی صورت یہ ہے۔ کہ کسی بیماری یا جسمانی معذوری کی وجہ سے انسان کام نہ کر سکتا ہو۔ اس کے متعلق مجھے صرف یہ کہنا ہے۔ کہ اگر معذوری کی صورت حقیقی ہو۔ یعنے معذوری ایسی ہو۔ کہ انسان واقعی کام نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی موذی مرض میں بالکل ہی صاحب فراش ہو جائے۔ یا کوئی ایسا جسمانی نقص ہو کہ کام کی اہلیت ہی جاتی رہے۔ تو پھر تو مجبوری ہے۔ ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ مگر حق یہ ہے کہ اکثر لوگ اپنی معذوری کو محض ایک بہانہ بنا لیتے ہیں۔ اور کام کی اہلیت رکھنے کے باوجود بیکاری میں وقت گزارتے ہیں۔ مثلاً نابینا ہونا عام طور پر معذوری خیال کیا جاتا ہے۔ اور ایک رنگ میں وہ معذوری ہے بھی۔ لیکن غور کیا جائے تو ایک نابینا شخص کئی قسم کے کام کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر خدا اسے توفیق دے۔ تو وہ قرآن شریف حفظ کر کے اور کچھ علم دینیات سیکھ کر امام الصلوٰۃ یا کسی مکتب وغیرہ کا معلم بن سکتا ہے۔ اور مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم کر سکتا ہے یا وہ کوئی مناسب ہنر مثلاً کرسی بننا یا نواڑ تیار کرنا سیکھ سکتا ہے۔ وغیر ذالک۔ اسی طرح اگر ایک شخص پاؤں سے معذور ہے تو وہ ایسے کام جن سے صرف دماغ کا واسطہ پڑتا ہے یا جو صرف ہاتھ کی مدد سے کئے جا سکتے ہیں کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس محض کسی بیماری یا جسمانی معذوری کا پایا جانا بیکاری کے جواز کی معقول وجہ نہیں ہے جب تک کہ ایسی معذوری انسان کو ہر جہت سے واقعی معذور نہ کر دے۔ اور جو شخص محض کسی جسمانی معذوری کا بہانہ رکھ کر بیکار بیٹھتا ہے۔ وہ بھی اخلاقی لحاظ سے مجرم ہے۔ اور اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ حقیقۃً بے دست و پا ہو۔

کوئی کام نہ ملنے کی وجہ سے بے کاری

بیکاری کی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شخص کو حقیقۃً کام نہ ملتا ہو۔ یعنی وہ ہر قسم کے کام کے لئے تیار ہو۔ مگر کوئی کام نہ ملے۔ میں عقلاً اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ بعض حالات میں اس قسم کی صورت پیش آ سکتی ہے لیکن یہ صورت بہت ہی شاذ طور پر صرف استثنائی حالات میں پیش آتی ہے۔ ورنہ اگر انسان ہر قسم کے جائز کام کے لئے تیار ہو۔ اور اسے کسی کام سے عار نہ ہو۔ تو بالعموم کام مل جاتا ہے۔ اگر نوکری نہیں تو تجارت ہی سہی۔ تجارت نہیں تو مزدوری ہی سہی۔ زیادہ معاوضہ والا کام نہیں تو کم معاوضہ والا کام ہی سہی۔ بہر حال اگر انسان ناواجب شرطیں نہ لگائے۔ اور ہر قسم کے دیانت داری کے لئے تیار ہو۔ تو دنیا میں اب بھی کام کی قلت نہیں ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ایک دفعہ بیکار تھا تو میں نے دو روپے ماہوار کی نوکری قبول کر لی تھی۔ اگر حضرت خلیفہ اول جیسی بلند مرتبہ ہستی دو روپے کی نوکری قبول کر سکتی ہے۔ تو اور کون ہے۔ جو اسے اپنی شان کے خلاف سمجھ سکتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض واقعی کسی قسم کا کام نہیں ملتا۔ تو پھر آنریری کام ہی سہی۔ اس کا دروازہ تو ہر وقت کھلا ہے۔ اور ہم بتا چکے ہیں۔ کہ تربیتی لحاظ سے وہ بے کاری کے انسداد کی بالکل صحیح تدبیر ہے۔

شایان شان کام نہ ملنے سے بے کاری

تیسری قسم بے کاری کی یہ ہے۔ کہ کام تو ملتا ہے۔ مگر انسان اسے اپنی پوزیشن کے خلاف سمجھ کر اختیار نہیں کرتا اور بے کاری میں وقت گزارتا ہے۔ یہ گروہ سب سے زیادہ زیر ملامت ہے۔ کیونکہ اول تو وہ تکبر اور خود بینی کی مرض میں مبتلا ہے۔ اور اپنے منہ میاں مٹھو بن کر خود ہی بڑھ چڑھ کر اپنی قیمت لگا لیتا ہے۔ دوسرے وہ بے وقوف بھی ہے۔ کہ اپنی فرضی شان اور نام نہاد پوزیشن کو بچانے کے لئے بدترین قسم کی اخلاقی اور دینی بیماریوں میں مبتلا ہونا پسند کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جس قدر جلد بیدار کیا جا سکے کرنا چاہیئے اور صاف بتا دینا چاہیئے۔ کہ تمہاری موجودہ قیمت وہی ہے۔ جو بازار میں ملتی ہے۔ نہ کہ وہ جو تم سمجھتے ہو۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چوتھے خلیفہ ہوئے۔ اور آپ کے داماد بھی تھے بسا اوقات جنگل سے گھاس کاٹ کر لاتے۔ اور اسے بازار میں بیچ کر اپنا گزارہ کرتے تھے۔ اور دوسرے عالی قدر صحابہ بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر قسم کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ اور کسی کام کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک موقعہ پر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدوروں کی طرح پتھر اور مٹی کو اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر ادھر ادھر پہونچایا۔ اور آپ کا جسم مبارک مٹی اور گرد و غبار سے ڈھک گیا۔ اور ایک زمانہ میں آپ نے بکریاں بھی چرائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہر قسم کا کام کر لیتے تھے۔ اور بسا اوقات خود اپنے ہاتھ میں پانی کا لوٹا لے کر نالیاں وغیرہ صاف کرواتے تھے۔ اور جوانی کے زمانہ میں آپ سیالکوٹ میں صرف چند روپے تنخواہ پر ملازم بھی رہے تھے۔ اور آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ میں ایک پیسے کے چنوں پر گزارہ کر سکتا ہوں۔

جھوٹے اور متکبرانہ عذرات

اگر یہ عظیم الشان ہستیاں جن سے ہم نے ساری عزتیں حاصل کی ہیں۔ کسی کام کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتی تھیں۔ تو ہم کون ہیں۔ کہ اپنی فرضی شان اور نام نہاد پوزیشن کو جائز اور دیانت داری کے کاموں سے بالا قرار دیں۔ پس یہ سب جھوٹے اور متکبرانہ عذرات ہیں۔ جن سے ایک کام سے دل چرانے والا انسان اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرنے کا بہانہ ڈھونڈھتا ہے۔ اور ہمارے دوستوں کو ان باتوں سے کلی طور پر بچنا چاہیئے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ ہر وُہ کام جس میں کسی قسم کی بد دیانتی۔ یا دنائت کا دخل نہیں۔ اور وُہ شریعت کے خلاف نہیں۔ وُہ ایک جائز۔ اور معزز کام ہے اور اسے ذلیل سمجھنا خود اپنی ذلت کا ثبوت دینا ہے۔ اور کسی قوم کے تنزل کا اس سے بڑھ کر کوئی سبب نہیں ہوسکتا۔ کہ وُہ جائز اور دیانت داری کے کاموں کو اپنے لئے موجبِ ذلت سمجھے۔ اور اس خیال کی وجہ سے اس کے نوجوان اپنی زندگیوں کو بیکاری میں ضائع کردیں۔ مگر میں کہتا ہُوں۔ کہ اگر ہم میں سے ایک طبقہ ابھی تک اپنے اندر سے اس قسم کے تکبر اور خود بینی کے جذبات کا استیصال نہیں کرسکا تو وُہ آئے۔ اور آنریری طور پر ہی اپنی خدمات پیش کردے۔ اور وقت کو ضائع کرنے کی بجائے اسے جماعت کی خدمت میں صرف کرے۔ لیکن اگر وہ ایسا بھی نہیں کرتا۔ تو وُہ یقیناً جماعت کا خائن ہے۔ اور ہرگز اس قابل نہیں کہ ایک پاک جماعت کا حصہ بنکر رہے ؛۔

آسُودہ حالی کی وَجہ سے بیکاری

چوتھی قسم بیکاری کی یہ ہے۔ کہ انسان کو کام بھی مل سکتا ہو۔ اور بزعم خود اپنی شان کے مطابق بھی مل سکتا ہو۔ مگر اس خیال سے کہ میری جائداد کی آمد کافی ہے۔ وُہ اپنے قیمتی وقت کو بے کاری میں ضائع کرتا ہے۔ یہ مرض آجکل ہندوستانی رؤسا میں بہت عام ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے ویسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ دُوسری قسم کی بے کاریاں۔ اور یہ مرض اس گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ کہ کام کو صرف حصُولِ مال کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ اور اس کے سوا اس کی کوئی اور قیمت نہیں پہچانی گئی۔ حالانکہ کام کی قیمتوں میں سے حصولِ مال ایک بہت ہی ادنے درجہ کی قیمت ہے۔ اور اس کی اعلےٰ قیمت اس کے دوسرے پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہے ؛۔

پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر کسی شخص پر خدا تعالےٰ کا اس رنگ میں فضل ہے۔ کہ اسے اپنے کھانے کے لئے پسینہ نہیں بہانا پڑتا۔ تو وُہ اس خدائی فضل کا یہ بدلہ دے۔ کہ اپنی خداداد طاقتوں۔ اور وقت کے قیمتی خزانہ کو بے سُود ضائع کردے۔ اس پر تو دوسروں کی نسبت بھی زیادہ فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے وقت کو مفید صورت میں گزارے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کردے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کا ایک شکر گزار بندہ ہے۔ اور اگر وُہ ایسا نہیں کرتا۔ تو یقیناً وُہ دوہرے الزام کے نیچے آتا ہے۔ کہ خدا نے اسے فارغ البالی عطا کرکے قومی۔ اور دینی خدمت کا موقعہ عنایت کیا۔ مگر اس نے اس موقعہ کو ضائع کردیا۔ اور اگر اقتصادی لحاظ سے دیکھیں۔ تو پھر بھی ایسے لوگوں کے لئے کام کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ مثلاً اگر ایک شخص کو جائداد سے پانچ سو روپے ماہوار کی آمد ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ ملازمت یا کاروبار میں اپنا وقت لگا کر اس آمد میں اضافہ نہ کرے۔ یہ اضافہ اسے بہت سے دینی اور دُنیوی کاموں میں مفید ہوسکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے جہاں بھی کسی شخص کو بغیر کام کے چار پیسے ملنے لگ جائیں۔ وُہ اپنے آپ کو کام سے بے نیاز سمجھنے لگ جاتا ہے اور اس طرح منعم علیہ جماعت میں ہو کر مغضوب علیہم کے گروہ کا رستہ لے لیتا ہے۔ اور خسر الدنیا والآخرہ کا موجب بنتا ہے۔ بے شک اگر کسی شخص کی جائداد کا انتظام اس قدر وسیع ہے کہ وُہ اس کے سارے وقت کو چاہتا ہے۔ تو اسے اس انتظام میں اپنا وقت صرف کرکے مالی رنگ میں دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر جائداد کا انتظام پُورا وقت نہیں چاہتا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسا شخص اپنا سارا وقت یا اپنا زائد وقت جیسی بھی صُورت ہو۔ قوم اور دین کی خدمت میں خرچ نہ کرے۔ اور اپنی خداداد طاقتوں کو بے کاری جیسی لعنت میں ضائع کردے ؛۔

نقصان ہی نقصان

خلاصۂ کلام یہ کہ بیکاری کی جملہ اقسام میں وقت۔ اور خداداد طاقت اور اخلاق۔ اور دین کا نقصان پایا جاتا ہے۔ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ اور بعض اقسام میں تو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ بے کاری جیسی موذی مرض سے خود بھی بچیں۔ اور اپنے عزیزوں۔ اور دوستوں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔ اور اگر انہیں کسی وجہ سے کسی وقت بیکاری کا اقتصادی حل نظر نہ آئے۔ تو اس کی وجہ سے گھبرائیں نہیں۔ بلکہ انسدادِ بے کاری کے اخلاقی پہلو کو مدنظر رکھتے ہُوئے تربیتی تدابیر اختیار کرلیں۔ اس طرح انشاء اللہ تعالےٰ ان کے دین۔ اور دُنیا ہر دو کو عظیم الشان فائدہ پہنچے گا۔ اور وُہ جماعت کا ایک نہایت مفید اور بابرکت حصہ بن جائیں گے۔ انسدادِ بے کاری کے اخلاقی پہلو میں مندرجہ ذیل امور خصوصیت سے یاد رکھے جائیں :۔

کیا کرنا چاہیئے؟

۱۔ کوئی کام جو شریعت کے خلاف نہیں۔ اور اس میں کوئی پہلو دنائت کا پایا نہیں جاتا۔ وُہ ایک معزز کام ہے۔ جسے ہر معزز سے معزز شخص اختیار کرسکتا ہے۔ پس یہ خیال کرنا کہ فلاں کام ہماری شان کے خلاف ہے۔ بالکل درست نہیں ؛۔

۲۔ بے شک ہر شخص کے وقت کی قیمت میں فرق ہوتا ہے۔ لیکن صرف اس بنا پر بے کاری جیسی لعنت کو خریدنا کہ ہمیں اپنے وقت کی پُوری قیمت نہیں ملتی سخت غلطی ہے۔ بلکہ بیکاری کے نقصانات سے بچنے کے لئے جو قیمت بھی ملے۔ اسے قبول کرلینا چاہیئے اور مزید کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ؛۔

۳۔ اگر کوئی کام بھی نہ ملے۔ تو پھر آنریری طور پر ہی اپنی خدمات کو پیش کردینا چاہیئے۔ تاکہ وقت۔ اور طاقت ضائع نہ جائیں۔ اور خدمت کا ثواب حاصل ہو۔ بعد میں جب کام مل جائے۔ تو آنریری خدمات سے سبکدوشی حاصل کی جاسکتی ہے ؛۔

۴۔ جو لوگ باوجود بیماری۔ یا معذوری کے کوئی کام کرسکیں۔ انہیں بیماری یا معذوری کے بہانہ سے بیکار نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ جس کام کے بھی وُہ قابل ہوں اُسے اختیار کرلینا چاہیئے ؛۔

۵۔ جن لوگوں کو جائداد کی آمد ہو۔ اور وُہ اس آمد کو اپنے گزارہ کے لئے کافی خیال کرتے ہوں۔ انہیں بھی بے کار نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یا تو وُہ اپنی خدمات کو آنریری صورت میں پیش کردیں۔ اور یا کوئی معاوضہ والا کام کرکے اپنے لئے مزید آمد پیدا کریں۔ اور اس آمد کو دینی۔ اور دُنیوی ضروریات میں خرچ کریں ؛۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست ان باتوں کو مدنظر رکھ کر نہ صرف بے کاری کے نقصانات سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ اپنے وقت اور اپنی طاقتوں کو مفید کاموں میں لگا کر اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے ترقی کا رستہ کھولنے میں ممد ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور... اپنی رضا کے حصول کے لئے چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؛۔

اردو مسلمانوں اور ہندوؤں کی مشترکہ زبان ہے

کچھ عرصہ سے ہندوستان میں اور خصوصاً ان صوبجات میں جہاں ہندوؤں کی کثرت ہے۔ اردو اور ہندی کا تنازعہ شدید رنگ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض ہندو دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھتے ہیں۔ اور اسی بنا پر اردو کے متعلق ان کے دلوں میں ایک قسم کی نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ خیال کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔ تاریخی لحاظ سے سراسر غلط ہے۔ بعض کوتاہ بین شائد اس وجہ سے بھی اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دیتے ہیں کہ اس میں فارسی الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور اس کی شاعری کی بحریں اور رسم الخط بھی فارسی کے مشابہ ہیں۔ لیکن جیسا کہ تاریخی شواہد سے ظاہر ہے۔ اردو میں فارسی ترکیبوں کا پایا جانا اس کے فارسی نژاد ہونے کی دلیل نہیں ÷

اردو کی ابتدا جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے ہندوستان میں ہوئی۔ اور اس کا ماخذ برج بھاشا تھی جو خاص ہندوستانی زبان تھی۔ بعض محققین کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے بہت پہلے یہاں اردو کی داغ بیل ڈالی جا چکی تھی۔ چنانچہ اردو کے ادیب اور محقق برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان میں اسلامی حملوں اور فتوحات سے پیشتر اردو کی داغ بیل کا پڑ جانا قرین قیاس ہے۔ ایک صدی کے قریب زمانہ گزرا منشی قمر الدین نے ایک کتاب مسمی تحقیق اللسان تصنیف کی۔ اس میں لکھا ہے۔ 'پیش از سلطنت اسلام رایاں و راجگان ہند باسر برآرایان ایران و افغانستان نامہ ہا و مکاتیب بزبان پارسی مے نوشتند و بیخا مہا بزبان سفیر پارس مے گزاشتند'۔۔۔ یہ اقتباس قیاس نہیں بلکہ یقین دلاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے رایوں اور راجاؤں کے دربار سے جو فارسی مراسلے اور خریطے اسلامی ملکوں کو جاتے تھے وہ ضرور ہندو پرشین سکرٹریوں کے لکھے ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ ان مراسلوں کی نوعیت سیاسی ہوگی۔ اور انداز تحریر مدبرانہ ہوگا۔ یہ اہم ذمہ داری وہ ہندو دربار غیر ملک کے لوگوں کے سپرد نہیں کر سکتے تھے۔ لابد ہے۔ کہ وہ پرشین سکرٹری ہندو ہی ہوں گے۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ تلک جو محمود غزنوی کے زمانہ میں ہوا۔ فارسی بہت اچھی جانتا تھا۔ تو جو کچھ ابھی کہا گیا ہے۔ قیاس کی حد سے بہت آگے پہونچ جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہندوستان میں اسلامی تسلط سے پیشتر فارسی کا علم کم و بیش موجود تھا"÷

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم ہندی شاعروں نے اس وقت جبکہ مسلمانوں کی آمد کی ابھی ابتدا ہی ہوئی تھی۔ فارسی کے الفاظ استعمال کرنا شروع کر دیئے تھے۔ چنانچہ شہاب الدین غوری نے جب رائے پتھورا پر فتح پائی۔ تو اس زمانہ کے ایک مشہور شاعر چند کوی نے "پرتھوی راج راسا" ایک کتاب لکھی جس میں عربی اور فارسی کے اثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ یہ دراصل اردو زبان کی پیدائش کی تیاریاں تھیں۔ اس کے بعد سکندر لودھی کے زمانہ میں بھگت کبیر کے اشعار میں بھی فارسی اور عربی کے الفاظ نظر آتے ہیں پھر حضرت گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات بھی بے شمار فارسی تراکیب کی حامل ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اور اس کے مابعد نہ صرف ہندو فارسی تراکیب کو اخذ کرنے لگ گئے تھے بلکہ مسلمانوں نے بھی ہندوستان کی بھاشا کو سمجھنا اور بولنا شروع کر دیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جب دو صاحب زبان قومیں آپس میں ملتی ہیں۔ تو لازمی طور پر وہ ایک دوسری پر اثر ڈالتی ہیں۔ اور باہم گفتگو کے لئے ایک دوسری کی زبان سے آسانی تلفظ یا ندرت کی بنا پر کئی الفاظ اختیار کر لیتی ہیں اردو زبان دراصل اسی اختلاط کا ایک خوشگوار نتیجہ ہے۔ اور اسکا وجود مسلمانوں اور ہندوؤں کی مشترکہ کوششوں سے عمل میں آیا ہے۔ یہ فی الحقیقت دو مختلف معاشرتوں کے شیر و شکر ہونے کی یادگار ہے۔ یہی وہ زبان ہے۔ جو ہندوستان کی متحدہ قومیت کی زبان ہے۔ یہی ہر لحاظ سے لنگوا فرینکا بننے کے قابل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آئندہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد کا مدار بہت حد تک اسی زبان پر ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان یہ ایک مشترکہ شے ہے۔ اگر ہمارے ہندو دوست اردو کی بلاوجہ عداوت کو اپنے دلوں سے نکال کر اس کو حقیقت کے آئینہ میں دیکھیں تو انہیں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جس طرح اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔ اسی طرح وہ ہندوؤں کی زبان بھی ہے۔ اور جس طرح مسلمانوں پر اس کے تحفظ و ترقی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح ہندو بھی اس کے تحفظ کے ذمہ وار ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ اردو ہی تمام ہندوستانیوں کی مشترکہ زبان ہے یہ ہے کہ ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جہاں اردو سمجھی یا بولی نہ جاتی ہو۔ لیکن اس کے برعکس اور کوئی زبان ایسی نہیں۔ جسے کم از کم تمام اہل ملک سمجھتے ہوں۔ دوسری زبانیں زیادہ سے زیادہ مقامی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس سے زیادہ انہیں کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ اور تو اور خود ہندوؤں کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جو اردو سمجھتا۔ اور اردو بولتا ہے۔ اور ہندی سے اسی طرح بیگانہ ہے۔ جس طرح اور لوگ ÷

ان حالات میں ہندوستان کو ایک متحدہ قومیت کی شکل میں دیکھنے کی خواہش رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اردو کو ہندوستان کی لنگوا فرینکا بنانے کی کوشش کریں ÷

خلافت جوبلی کے موقعہ پر سلسلہ کے لٹریچر کی خاص اشاعت

خلافت کی پچیس سالہ جوبلی کے موقعہ پر جو گویا سلسلہ کے قیام کے لحاظ سے جماعت کی بھی پچاس سالہ جوبلی ہے۔ کتب سلسلہ کی وسیع اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے نظارت تالیف و تصنیف کی نگرانی میں ابوالفضل صاحب محمود نے اپنی آنریری خدمات پیش کی ہیں۔ ابوالفضل صاحب سے ہمارے اکثر دوست واقف ہیں۔ وہ لٹریچر کی اشاعت میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اور بڑے شوق اور اخلاص کے ساتھ اسے سرانجام دیتے ہیں۔ لہذا انہیں خلافت جوبلی کے موقعہ پر نظارت کی نگرانی میں بعض شرائط کے ماتحت تصنیفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر تصنیفات سلسلہ کے شائع کرنے اور تقسیم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور یہ اعلان اس غرض سے کیا جاتا ہے۔ کہ تا احباب اس کار خیر میں ان کی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں ÷

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مجلس مشاورت کے متعلق چند گزارشات

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق اب زیادہ جماعتوں کے نمائندے مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ وزیٹروں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندوں اور وزیٹروں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی تھی کہ ہائی سکول کا موجودہ ہال ناکافی معلوم ہوتا تھا۔ اس سال کرسیاں اسقدر تنگ فاصلہ پر بچھائی گئی تھیں کہ ان پر بیٹھنے یا باہر جانے کے لئے گذرنا مشکل ہوتا تھا۔ جو صاحب مائکروفون کے آگے تقریر کرتے ان کی آواز تو سب کو سنائی دیتی۔ لیکن جو احباب اپنی کرسی پر سے اٹھکر اپنی جگہ سے ہی تقریر یا بات کرتے۔ ان کی آواز ان لوگوں کو نہیں پہنچتی تھی۔ جو پچھلی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے کارکنان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ آئندہ اس دقت کو رفع کرنے کا انتظام کریں۔

ایک اور دقت جو میں نے محسوس کی۔ وہ یہ تھی کہ ہال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے سے چند منٹ پہلے کھولا جاتا تھا۔ جو نمائندے اور وزیٹرز پہلے آتے۔ ان کو باہر پھر پھر کر وقت گذارنا پڑتا۔ اور دروازہ کھلنے پر کمرہ میں داخل ہونے کے لئے خاصی جدوجہد کرنی پڑتی۔ اس دھکا پیلی میں ٹکٹوں کا چیک کرنا بھی مشکل تھا۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ بعض بغیر ٹکٹ کے بھی داخل ہو جاتے ہوں۔ میں نے اس دفعہ ایک دن ہال کو بند رکھنے کی وجہ پہلے ایک والنٹیر سے دریافت کی۔ تو اس نے کسی اور کا نام لے دیا۔ اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے تیسرے آدمی کا نام لے دیا کہ وہ ذمہ دار ہے۔ آخر دروازہ تو کھول دیا گیا۔ مگر مجھے یہ پتہ نہ چلا۔ کہ دروازہ آخر وقت تک بند رکھنے کا ذمہ دار کون تھا۔ اور اس میں مصلحت کیا تھی۔

کارکنان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ اجلاس شروع ہونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے ہال کا دروازہ کھولا جائے۔ تا لوگ سہولت سے ہال میں بیٹھ سکیں۔

سالہا سال سے یہ دقت چلی آرہی ہے کہ بجٹ پہلے تیار کر کے جماعتوں کو نہیں بھیجا جاتا۔ تاکہ وہ اس پر کافی غور و خوض کر سکیں۔ بلکہ ایسے تنگ وقت میں دوران مجلس میں دیا جاتا ہے۔ کہ غور کرنا تو کجا اس کو پڑھنے کا بھی موقعہ نہیں ملتا۔ اس مرتبہ تو دیر کی ایک خاص وجہ ہو گئی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق بجٹ از سر نو دوبارہ بنانا پڑا۔ دوسرے یہ وجہ بھی ہو گئی۔ کہ مستقل ناظر صاحب بیت المال کسی اور کام پر مامور تھے۔ اور قائم مقام ناظر صاحب کو بجٹ کے متعلق زیادہ واقفیت نہ تھی۔ لیکن عام طور سے پہلے یہ عذر کیا جاتا رہا ہے۔ کہ چونکہ بیرونی جماعتوں کے بجٹ وقت پر نہیں آتے۔ اس لئے صدر انجمن کا بجٹ تیار کرنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ مگر یہ عذر میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کیونکہ بجٹ آمد کا انحصار بیرونی جماعتوں کے بجٹ آمد مشخصہ پر نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ گذشتہ تین سالوں کی اصل آمد کی اوسط پر بجٹ آمد تیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیرونی جماعت کوئی بھی بجٹ نہ بھیجے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کی تیاری میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ باہر سے جماعتوں کا بجٹ نہ آنے کی بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ تشخیص فارم ایسا پیچیدہ اور مبہم سا ہے۔ کہ اس کا پُر کرنا بھی مشکل ہے۔ میں نے ایک سادہ اور آسان فارم تجویز کر کے ناظر صاحب کو دیا ہوا ہے۔ جس کو وہ پسند بھی فرما چکے ہیں۔ امید ہے آئندہ وہ اس کو جاری فرمائیں گے پھر انشاء اللہ اس کی خانہ پُری ہو کر واپس آنے میں بھی دیر نہ ہوگی۔

بجٹ مختلف شکلوں میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ کونسا ہماری ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ موجودہ بجٹ فارم تو جس قدر بھی جلد تبدیل کر دیا جائے بہتر ہے۔ اگر کوئی صاحب اس بات کے حق میں ہوں کہ موجودہ بجٹ فارم ہی رکھا جائے۔ وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ پھر میں ان کو بتاؤں گا۔ کہ اس میں کس قدر خامیاں ہیں۔ میں ناظر صاحب بیت المال اور ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں یہ خامیاں عرض کر چکا ہوں۔ اور انہوں نے ان کو تسلیم کیا ہے۔ جن دوستوں کو تیاری بجٹ کا تجربہ ہو۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ناظر صاحب بیت المال کو اپنے مفید مشورہ سے مستفید کریں۔ جن دوستوں کو مجلس مشاورت کی رپورٹوں پر عبور ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ فلاں فلاں ریزولیوشن پر عمل نہیں ہوا۔ یا جاننا چاہتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں ریزولیوشن یا ہدایت پر عمل ہوا یا نہیں۔ ان کو چاہیئے کہ سال کے دوران میں وہ امور ناظر متعلقہ کے نوٹس میں لاتے رہیں۔ تا نمائندے صرف معترض نہ ہوں۔ بلکہ ناظر صاحبان کے لئے معاون و مددگار بھی ثابت ہوں۔

خاکسار عبد الحمید ریلوے آڈیٹر

رپورٹ جلسہ سالانہ پراونشل انجمن احمدیہ بھاگلپور

۲۹۔۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۸ء پراونشل انجمن احمدیہ بہار کا سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین اور مولوی عبد المالک خانصاحب مبلغ یو پی و مولانا عبد الغفور صاحب اور مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ بنگال تشریف لائے۔

پہلا جلسہ ۲۹ اپریل بوقت شام زیر صدارت مولوی سید وزارت حسین صاحب نائب امیر پراونشل انجمن بتلاوت قرآن مجید و نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولوی عبد الغفور صاحب کی تقریر اتحاد پر ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف نے اسلامی نقطہ نگاہ سے نہایت مدلل و موثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتلایا کہ اگر دنیا میں اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ تو اسلام کے احکام پر گامزن ہونے سے ہی ہو سکتا ہے۔ سوائے اسلام کے طریقہ کو اختیار کرنے کے دوسری کوئی صورت نہیں ہے۔ جس سے دنیا میں اتحاد قائم ہو۔ دوسری تقریر مولوی محمد سلیم صاحب کی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے نجات دہندہ ہیں" پر ہوئی آپ نے نہایت ہی عالمانہ تقریر فرمائی اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے روز یعنی ۳۰ اپریل زیر صدارت جناب حکیم خلیل احمد صاحب جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن و نظم سے شروع ہوئی ایک اپنی نظم خاکسار راقم الحروف نے جو تبلیغ احمدیت کے متعلق تھی سنائی۔ پہلی تقریر مولوی عبد المالک خانصاحب کی حیات بعد الموت کے موضوع پر ہوئی۔ مولوی صاحب نے نہایت ہی عالمانہ تقریر منطقی پیرایہ میں کی اس کے بعد مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی کی تقریر مسئلہ ختم نبوت پر ہوئی۔ آپ نے قرآن شریف و احادیث شریف و اقوال بزرگان سلف سے عقلی دلائل پیش کئے اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر واقعات فلسطین پر ہوئی۔ آپنے واقعات فلسطین بیان کرتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ بھی کی۔ اسپر جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس یکم مئی زیر صدارت مولوی سید وزارت حسین صاحب ہوا۔ کارروائی جلسہ کی تلاوت قرآن مجید و نظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ نے تبلیغی تقریر فرمائی بعد ازاں جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے احمدیت کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ ان کی تقریر کا لہجہ نہایت دلکش و موثر تھا۔ اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر واقعات مصر پر ہوئی۔ آپ نے واقعات مصر بیان فرماتے ہوئے عالمانہ رنگ میں بہت سی آیات قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائی۔ نیز بتلایا کہ مصر کے علماء باوجود اہل زبان ہونے کے کسقدر قرآن کے فہم کے قاصر ہیں۔ بعد ازاں مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں حاضرین جلسہ و نیز علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار حکیم سید عبد الہادی رپورٹر جلسہ سالانہ پراونشل بھاگلپور

عورت کی مشکلات کا حل صرف اسلام میں ہے

عورت کو ازدواجی زندگی میں جس قدر مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا جو حل اسلام نے تجویز کیا ہے۔ وہی ایسا مفید۔ قابل عمل اور عورت کی عزت و حرمت کو محفوظ رکھنے والا ہے جس کی مثال دیگر مذاہب پیش کرنے سے قطعاً قاصر ہیں۔

مثال کے طور پر طلاق کے مسئلہ کو لے لو۔ ہندو عورت کو اس کا مذہب قطعاً اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ جس مرد کے ساتھ اس کی ایک دفعہ شادی ہو جائے۔ وہ بڑی سے بڑی مشکلات پیش آنے پر اس سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔ یہی حال عیسائی عورت کا ہے۔ وہ بھی بعض مذہبی قیود کی وجہ سے سوائے ایک صورت کے خواہ حالات کیسے ہی ناملائم کیوں نہ ہو جائیں۔ اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار نہیں کر سکتی۔ ہاں مسلمان عورت کو اجازت ہے۔ کہ جب خاوند کے ساتھ اس کے تعلقات ناقابل اصلاح حد تک پہنچ جائیں تو وہ شرعاً اس سے علیحدگی اختیار کر کے کسی دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے۔

آریہ سماج سوامی دیانند جی کی تعلیم کی وجہ سے اور زیادہ مشکلات کے بھنور میں پھنسا ہوا ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں۔ اگر مرد عورت کے تعلقات ناخوشگوار حد تک پہنچ جائیں۔ تو عورت نیوگ کرا کر اپنی مشکلات حل کر سکتی ہے۔ لیکن عورت کم از کم شریف ہندوستانی عورت اپنی قدرتی شرم و حیا کی وجہ سے نیوگ جیسے طریق عمل کو اختیار کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ عورتیں کھلم کھلا اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہی حالات سے مجبور ہو کر پنجاب اسمبلی میں اس مطلب کی ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ "اگر ایک خاوند اپنی عورت کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرے۔ یا شادی کے وقت عورت کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہو یا اگر خاوند کا چال چلن اچھا نہ ہو یا وہ کسی خطرناک یا چھوت والی بیماری کا شکار ہو تو اس عورت کو اپنے خاوند سے طلاق لینے کی اجازت ہو۔ تا کہ وہ دوسری شادی کر سکے"۔

(آریہ گزٹ یکم مئی ۱۹۳۸ء)

چونکہ ہندو خواتین کو بعض اوقات سخت تکلیف کی حالت میں اپنی عمر کا نہایت ہی عزیز اور بہترین حصہ گذارنا پڑتا ہے۔ اس لئے ایک عرصہ سے ہندوستان کی بعض قابل اور فہیم عورتیں ویدک دھرم کی اس تعلیم کے خلاف کھلم کھلا آواز اٹھا رہی تھیں۔ چنانچہ شریمتی رکمنی دیوی نے دسمبر ۱۹۲۹ء میں لاہور کے مقام پر آل انڈیا مہلا کانفرنس کی صدارتی تقریر میں فرمایا تھا۔

"ہم صرف ایسی مجلسی سہولت چاہتی ہیں۔ کہ جن سے عورتوں کو جمود کی حالت میں اگر قانونی علیحدگی کی ضرورت ہو تو طلاق کا سہارا لے سکیں۔ اس پہلو میں اعلےٰ جاتی کی ہندو استریاں گھلے لے رہی ہیں۔ بے سمجھ اور ظالم پتیوں کے مظالم سے جن کی مثالوں کی ہندو سماج میں کمی نہیں ہے استریوں کو بچانے کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے پتی کے ہاتھوں بدسلوکی کی ایسی داستانیں زیادہ تر عوام تک پہنچنے نہیں پاتیں کیونکہ استریاں اکثر خودکشی کر لیتی ہیں۔ اور اپنے پتی کے دوش کو ظاہر نہیں کرتیں۔ ان پر آنچ نہیں آنے دیتیں۔ میں پتیوں یا ان کی بدسلوکی کو الزام نہیں دیتی۔ بلکہ میں اس طریقہ کو الزام دیتی ہوں جس کی وجہ سے ایسی بے رحمی کرنا ممکن ہے اسی لئے میں طلاق کے قانون کے لئے جدوجہد کرتی ہوں"۔ (اخبار پرتاپ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء)

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو عورتوں میں ناقابل برداشت حالات میں خاوندوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا جذبہ دیر سے پرورش پا رہا تھا۔ اور وہ مطالبہ کر رہی تھیں۔ کہ ان کے اس حق کو تسلیم کیا جائے۔

پھر واقعات بھی ان کے اس مطالبہ کی اہمیت ثابت کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں صرف ایک واقعہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے

۲۶ جنوری ۱۹۳۱ء کو اتفاقیہ طور پر ۔۔۔۔ جو پولیس کا ملازم تھا دفعتہً بیمار ہو گیا۔ اور لوگوں نے تجویز کیا کہ اس کو کالرا ہو گیا ہے۔ چنانچہ میڈیکل کالج بھیجا گیا۔ وہاں بھی یہی معلوم ہوا کہ اس کو کالرا ہو گیا ہے بالآخر اس کا انتقال ہو گیا۔ لیکن اس کے انتقال سے اس کے ہم صحبت جماعت میں ایک افسردگی تھی۔ اور ہر شخص نے اس کی موت کو شبہ کی نظر سے دیکھا۔ اس شبہ کی بناء پر افسران بالا کے حکم سے لاش کو روک دیا گیا اور پوسٹ مارٹم کرایا گیا چنانچہ ڈاکٹر نے عمل جراحی کے بعد اپنے معائنہ میں لکھا کہ اس کو سنکھیا دی گئی ہے اور یہ بھی ظاہر کیا کہ اس شخص میں قوت مردمی نہ تھی اس سے قبل اس کی بیوی میں اور اس میں کچھ تنازعہ تھا۔ بیوی چاہتی تھی۔ کہ وہ اس کو طلاق دیدے۔ مگر اب تک یہ صورت نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ پولیس نے اپنے شبہ کی بناء پر اس کی بیوی کو حراست میں لے کر اس کا بیان لیا۔ تو اس نے ظاہر کیا کہ مجھ سے ۔۔۔ ۔۔۔ ہیڈ مین کے تعلقات تھے اور میں اپنے شوہر کو نہ پسند کرتی تھی۔ چنانچہ ایک رات کو ۔۔۔ سنکھیا دی اور میں نے روٹی میں پکا کر اپنے شوہر کو کھلا دی اور خود بھی ساتھ ہی کھایا۔ لیکن دوسری روٹی توڑ کر کھائی۔"

(پرتاپ مورخہ ۴ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۵ کالم ۲)

اس قسم کے حالات کی روک تھام سوائے اس طریق کے نہیں ہو سکتی جو اسلام نے بتایا ہے۔ اور جس کے اجراء کا ہندو عورتیں مطالبہ کر رہی ہیں۔ اور ان کی حالتِ زار سے ہمدردی رکھنے والے ہندو اس کے لئے قانون بنوانا چاہتے ہیں یعنی عورت کو ایسے حالات میں جو ناقابل برداشت اور اہلی زندگی کے لئے تباہ کن ہوں۔ مرد سے علیحدگی

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ مقیم لیگوس ماہ مارچ کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس حسب معمول باقاعدہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کنگز کالج کے مسلمان طلباء اور جیل کے مسلمان قیدیوں میں مذہبی مسائل پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ ہر اتوار کو احباب جماعت کی ترتیب کے لئے تقریریں کی جاتی ہیں اور ہر اتوار کی شام کو پبلک لیکچر دیئے جاتے ہیں۔

یہاں "سن رائز" اور ریویو آف ریلیجز کے چھتیس چھتیس پرچے فروخت کئے جاتے ہیں۔ ایک عیسائی نے گوشت خوری پر اعتراضات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہماری جماعت کے ایک فرد مسٹر بی۔ بی۔ باؤٹن کا ایک عیسائی سے مباحثہ ہوا۔ یہ عیسائی عیسائیوں کے ایک نئے فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو موجودہ عیسائی مذہب کے سخت خلاف ہے۔ اس فرقہ کی ابتداء امریکہ میں ہوئی تھی۔ یہ مباحثہ لیگوس کے مشہور گلوور میموریل ہال میں ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مناظر کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ موضوعات م

جنسی امراض پر جدید تحقیقات

آج تک قدیم اور جدید مصنفوں نے مردوں کے دونوں قسم کے امراض تناسلیہ اور ریاحیہ کو مجملاً باہیہ امراض قرار دیا ہے لیکن کرنل بھولا ناتھ۔ آئی۔ ایم۔ ایس آنجہانی نے اپنی کتاب جنسی امراض اور انکے علاج میں امراض اور انکے علاج میں امراض مخصوصہ کو بیان کرنے کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے جس نے امراض باہیکے نظریہ بالکل بدل دیا ہے اور اصول علاج کی اساس ایک سائنٹیفک بنیاد پر قائم کر دی ہے۔ عنانت (نامردی) کے علاج کو تسکین تقویت اور تحریک کے تین حصوں میں تقسیم کر کے دکھایا گیا ہے علم الحیات کے مختلف شعبوں میں دلائل اور مشاہدات پیش کر کے اس طریق تقسیم کو ثابت کیا گیا ہے یہ کتاب کتب خانہ لطف زندگی موچی دروازہ لاہور سے بقیمت تین روپیہ مل سکتی ہے

میاں محمد رمضان صاحب مرحوم و مغفور ساکن تر گڑی کے مختصر حالاتِ زندگی

میاں محمد رمضان صاحب مرحوم متوطن تر گڑی ضلع گوجرانوالہ گو بظاہر معمولی آدمی نظر آتے تھے۔ مگر ان کے عادات و خصائل قابل رشک و تقلید تھے۔ ان کا کچھ ذکر لکھنا موجب ثواب اور حق سمجھتا ہوں۔ مرحوم پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور ایک لمبے عرصہ سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ میری ان کی واقفیت ۲۵-۱۹۲۴ء میں ہوئی۔ وہ اس وقت پرچون کی دوکان کرتے تھے۔ آپ تہجد بہ التزام پڑھا کرتے اور باوجود ان پڑھ ہونے کے تبلیغ احمدیت کرتے رہتے۔ پچاس سال کے قریب عمر ہونے پر قرآن شریف اور اردو پڑھنا شروع کیا۔ گا ہکوں سے سبق لے لیتے۔ بعض غیر اس پر طنز کرتے لیکن انہوں نے باقاعدہ اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ اور آخر کامیاب ہو گئے۔ نماز باجماعت کے بے حد پابند تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہلبیت خصوصاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے غایت درجہ محبت و عشق رکھتے تھے۔ غربا مہاجرین سے بہت ہمدردی کرتے اور انہیں تسلی دیتے اور توکل سکھاتے اور اپنا ذکر سناتے۔ اور قرض سودا دے دیتے۔ بحالیکہ ان کو ظاہر حالات پر نظر رکھتے ہوئے علم ہوتا کہ وصولی مشکل ہے۔

فتنہ مستریان کے زمانہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حفاظتی پہرہ دینے کا کام انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جس کو انہوں نے ہر حالت میں ادا کیا۔ اور کبھی کسی کو بتایا یا جتایا تک نہیں۔ اور جب تک موجودہ انتظام نہ ہوا اور ان کو تسلی نہ ہوئی۔ برابر محراب کے باہر کھڑکی کے پاس گرمیوں میں بھی دھوپ میں کھڑے رہ کر بارہ بجے سے اختتام صلوٰۃ جمعہ تک پہرہ دیتے رہتے۔ (جزاہ اللہ احسن الجزاء)

سلسلہ کے نظام کا احترام اور احکام کی پابندی ہر حالت میں کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ بعض لوگوں کے ذمہ ان کا قرضہ بڑی مقدار میں رہ گیا۔ تب بھی نظام سلسلہ کے ماتحت اپنے دعوے پیش کئے۔ عدالت میں نہیں گئے۔ جب کوئی صورت نہ رہی۔ یعنی تمام پونجی جو کئی سو تک پہونچتی تھی۔ قرضداروں کے پاس چلی گئی۔ تو دکان بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔

بعض بزرگان سلسلہ کے گھر کا کام کر کے گذر اوقات کرتے رہے لیکن آخر دم تک سلسلہ کے نظام کی پابندی کرتے رہے۔ اور احترام سلسلہ کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بالآخر جناب ناظر صاحب ضیافت کے سپرد اپنے آپ کو کر کے خدمت کرتے رہے۔

گزشتہ مشاورت کے بعد بیمار ہو کر نور ہسپتال میں داخل ہوئے اور ۲ مئی ۱۹۳۸ء صبح ۴ بجے یوم دوشنبہ کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار۔ سید علی احمد عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس جماعت کے لئے میر محمد بخش صاحب وکیل کو یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

۱۳ مئی بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل احباب نے اپنی گذشتہ ہفتہ کی تبلیغی رپورٹس سنائیں۔

چوہدری علی محمد صاحب قادیان نے محلہ مسجد ریتی چھلہ کی۔ ماسٹر محمد بخش صاحب نے کھارا کی۔ چوہدری وزیر محمد صاحب نے موکل کی۔ مولوی سکندر علی صاحب نے بھینی کی۔ چوہدری حکم دین صاحب نے دیال گڑھ کی۔ دولت خاں صاحب نے موضع بیری کی۔ غلام محمد صاحب نے تلونڈی جھنگلاں کی۔

بعد ازاں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ نے تقریر کی اور فرمایا کہ جس طرح دوست اپنی آمد کا کم از کم سولھواں حصہ دیتے ہیں۔ اسی طرح ان کا یہ بھی ایک اہم فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وقت کا بھی کم از کم سولھواں حصہ تبلیغ کے لئے وقف کریں اور خیال رکھیں کہ نبیوں کی جماعت ہمیشہ تبلیغ سے زندہ رہا کرتی ہے پس اگر آپ نبیوں کی جماعت والی حقیقی زندگی چاہتے ہیں تو سستیوں کو چھوڑ دیں۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ اخلاص کے ساتھ لوگوں کو پیغام حق پہنچائیں گے۔ تو وہ ضرور احمدیت قبول کریں گے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ تبلیغی فریضہ میں ہرگز کوتاہی سے کام نہ لیں

سکرٹری تبلیغ قادیان

200

مبلغ انچارج سندھ کا ہیڈ کوارٹر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبلغ انچارج سندھ مولوی محمد نذیر صاحب قریشی کا تبلیغی ہیڈ کوارٹر کوٹری ہوگا۔ جو احباب یا جماعتیں ان سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ جناب پراونشل امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ سندھ کوٹری ہیڈ ورکس کی معرفت کریں۔ اور اگر انہیں کسی جگہ بلانے کی ضرورت پیش آئے تو براہ راست امیر صاحب موصوف کی خدمت میں تحریر کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے دعا کی جائے

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) سے متعلق جو مقدمہ دائر ہے ۲۰ مئی کو اس کی تاریخ سماعت ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ لیگوس کو کامیابی عطا فرمائے اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے۔

منصب خلافت

رسالہ تعلیم الدین الاسلام میں جو مولوی ابو انعام محمود صاحب کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کی تقریر مکمل شائع کی گئی ہے۔ جس میں مسئلہ خلافت نہایت عام فہم پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جس کے مطالعہ سے خلافت کی برکات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہیں۔ [illegible]

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ ؍اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دے دیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہؤا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

جنرل سکرٹری۔ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
جائنٹ سکرٹری شیخ مظفر الدین صاحب
سکرٹری مال میاں شمس الدین خان صاحب
امین " "
سکرٹری تبلیغ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" وصایا " "
" امور عامہ خان محمد اکرم خان صاحب
" امور خارجہ خان محمد علی صاحب وکیل
" تالیف و تصنیف قاضی محمد یوسف صاحب
آڈیٹر محمد خواص خان صاحب
سکرٹری ضیافت حکیم مرغوب اللہ صاحب

نیروبی (کینیا کالونی)

پریذیڈنٹ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب
وائس " سیٹھ عثمان یعقوب صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد شریف صاحب بی اے
" تعلیم و تربیت " عبد السلام صاحب بھٹی
" وصایا سید عبد الرزاق شاہ صاحب
" مال ڈاکٹر عمر الدین صاحب
" ضیافت قریشی عبد الرحمن صاحب
جنرل سکرٹری ملک احمد حسین صاحب
آڈیٹر عبد الحی صاحب
امین مقامی بینک

نگوئی دا (برما)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر غلام قادر صاحب
جنرل سکرٹری برکت علی خان صاحب کنٹریکٹر
سکرٹری مال " "

کریم پور

جنرل سکرٹری ماسٹر عبد الرحمن صاحب
سکرٹری مال " "
" تحریک جدید " "

سکرٹری عام تحریک جدید عبد الرحمن صاحب
نائب سکرٹری مال و تحریک " غلام محمد صاحب
" " ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ قادر بخش صاحب
" انصار اللہ " "
سکرٹری امور عامہ چوہدری لکھا صاحب

کیرنگ (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ مولوی سید صمصام علی صاحب
سکرٹری مال مولوی شیخ طاہر الدین صاحب
جائنٹ سکرٹری مال منشی بشیر خان صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ شبیر علی صاحب
" تعلیم و تربیت منشی فیاض الدین خان صاحب
" امور عامہ حکیم شیخ جعفر صاحب
" وصایا منشی عبد الحمید خان صاحب
آڈیٹر حیدر خان صاحب

غازی کوٹ ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ چوہدری نتھے خان صاحب
سکرٹری مال " نور احمد صاحب

احمدی پور (ضلع جہلم)

سکرٹری تبلیغ منشی نور احمد صاحب
" تعلیم و تربیت میاں غلام حسن صاحب
" مال خان احمد الدین صاحب
" امور عامہ چوہدری محمد عالم صاحب
" امور خارجہ میاں فضل حق صاحب ٹیلر ماسٹر
نائب سکرٹری مال چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب کمپنیئر
قاضی میاں غلام حسین صاحب

کالا گوجراں ضلع جہلم

پریذیڈنٹ میاں محکم الدین صاحب پنشنر
وائس " بابو محمد عالم صاحب
سکرٹری مال میاں حوسی محمد صاحب
" تحریک جدید میاں احمد الدین صاحب
" تبلیغ میاں عبد القیوم صاحب

اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ میاں فضل دین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت میاں محمد الدین صاحب

مردان

سکرٹری مال مولوی معین الدین صاحب
" تحریک جدید " "
" دیگر شعبہ جات ماسٹر نور الحق صاحب

تاروا (بنگال)

پریذیڈنٹ مولوی احمد علی صاحب

نصرت آباد اسٹیٹ

پریذیڈنٹ خان محمد عبد اللہ خان صاحب
وائس " چوہدری محمد اکرم خان صاحب
سکرٹری مال چوہدری محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت " محمد اکرم خان صاحب
" تبلیغ " نصیر احمد صاحب
" تحریک جدید چوہدری محمد اکرم خان صاحب
" مال چوہدری محمد شریف صاحب

کھاریاں

سکرٹری مال چوہدری سلطان احمد صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال منشی محمد خان صاحب
سکرٹری تبلیغ بابو فضل الٰہی صاحب
" تعلیم و تربیت سید بشیر احمد شاہ صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت منشی احمد الدین صاحب
سکرٹری وصایا منشی عبد اللہ صاحب

پینگاڈی (مالابار)

پریذیڈنٹ سی۔ کنجی احمد صاحب
سکرٹری ایس وی قمر الدین صاحب

چارسدہ (سرحد)

جنرل سکرٹری { (فضل محمد صاحب) قاضی محمد شفیق صاحب وکیل }

لکھنؤ

پریذیڈنٹ سیٹھ خیر الدین احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ سید ارتضیٰ علی صاحب
" مال مرزا احسام الدین احمد صاحب
" تعلیم و تربیت مرزا برکت علی صاحب
" امور عامہ بابو محمد عثمان صاحب

بھینی بانگر ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ مولوی سکندر علی صاحب
سکرٹری مال وغیرہ محمد ابراہیم صاحب
خزانچی قائم دین صاحب

گورداسپور

سکرٹری مال محمد حسین صاحب

لالہ موسیٰ

پریذیڈنٹ حکیم محمد قاسم صاحب

سکرٹری مال میاں نبی بخش صاحب
محاسب میاں میراں بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
آڈیٹر منشی محمد الدین صاحب
محصل قاضی فضل الٰہی صاحب
" میاں فضل الٰہی صاحب

وو المیال

سکرٹری مال قاضی عبد الرحمن صاحب
" تعلیم و تربیت کپتان غلام محمد صاحب
" تبلیغ مولوی فتح علی صاحب
" وصایا جمعدار عبد اللہ خان صاحب
امین صوبیدار فتح محمد خان صاحب

لنڈی کوتل

پریذیڈنٹ ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت شمس الدین صاحب
" مال " "
" تبلیغ مولوی مسیح الدین احمد صاحب
" امور عامہ سید محمد منیر شاہ صاحب
" امور خارجہ " "

برہمپور (مرشد آباد)

پریذیڈنٹ محمد صاحب
سکرٹری غلام محمد صاحب

وصیتیں

۴۹۸۲ منکہ فضیلت بیگم بنت مرزا ناصر علی صاحب قوم انصاری ساکن فیروزپور شہر پیدائشی احمدی عمر ۲۱ سال بیوہ غیور احمد خاں صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جو میری وفات کے وقت موجود ہو۔ اس کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس زیورات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے بموجب سوقیہ نرخ کے کڑے طلائی قیمتی تین سو روپیہ۔ بند طلائی قیمتی تین سو روپیہ ہار پونڈوں کا قیمتی پانسو روپیہ گلوبند دو عدد قیمتی ساڑھے تین سو روپیہ جمبیہ کلی قیمتی سو روپیہ تلسی قیمتی سو روپیہ نگر قیمتی سو روپے دو جوڑے کانٹے پچاس روپے سر کے دھاگے قیمتی پچاس روپے ٹیکا قیمتی پچاس روپے انگوٹھیاں قیمتی تیس روپے کلپ طلائی پندرہ روپے چونکہ میرا خاوند بتقضاء الٰہی فوت ہو چکا ہے حق مہر ۵۰۰۰ ہزار روپیہ ادا نہیں ہوا اس لئے میں اس رقم کو چھوڑ دیتی ہوں میرے خسر صاحب فی الحال مجھے دس روپے ماہوار دیتے ہیں اس میں سے بھی جب تک ملتے رہینگے دسواں حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی یہ وصیت بموجب حکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔

الامتہ:۔ فضیلت بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ مرزا ناصر علی والد موصیہ بقلم خود
گواہ:۔ صلاح الدین ولد میر اکبر علی بقلم خود

۴۷۳۷ منکہ جلال الدین ولد محمد الدین قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ پھیری کی روزانہ آمدنی پر ہے۔ جو تقریباً پانچ روپے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ آٹھ آنے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور کمی بیشی ہونے کی صورت میں آمدنی کی دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا نیز بوقت وفات اگر کوئی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ جلال الدین احمدی بقلم خود بنگہ
گواہ شد:۔ فضل الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ
گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری دھایا بنگہ بقلم خود

تریاق جریان

سرعت۔ انزال۔ دھات۔ رقت نبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ ضعف حل ہونا درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اسقدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپکو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ ... کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ... عالم سے بھی ... اشتہار کی امید ہے۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپکے شاگرد کی دکان سے

201

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی:۔ یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں:۔ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۸/

مقوی دانت منجن:۔ اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری سے دانت ہلتے ہیں۔ انکی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت ۱ اونس ۲/ ار

تریاق گردہ:۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں ہو خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس ۸/ دو روپے

نظامی حب جسٹرڈ:۔ یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر معدہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (۶/)

المشتہر خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بمبئی ۱۴ ر مئی - آج ۱/۲ ۱۱ بجے رات مسٹر جناح اور مسٹر سبھاش چندر بوس کے درمیان گفت و شنید ختم ہو گئی مسٹر بوس نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا کہ ہم ابھی تک گفت و شنید کر رہے ہیں البتہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم پھر کب ملیں گے - ہماری ملاقات کے وقت اور تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔ مسٹر بوس اور مسٹر جناح کے متبسم چہروں سے معلوم ہوتا تھا کہ جو گفت و شنید ہو چکی ہے - اس کے نتائج اطمینان بخش ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ ر مئی - گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے مرکزی اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء تک توسیع کر دی ہے

بمبئی ۱۳ ر مئی - پنڈت جواہر لال نہرو ۳ ر جون کو بمبئی سے عازم یورپ ہو جائیں گے۔

لکھنؤ ۱۴ ر مئی - ۱۳۵ شیعہ اور سنی اصحاب جنہیں مدح صحابہ اور شیعہ سنی فساد کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - آج لکھنؤ جیل سے رہا کر دیئے گئے تھے - یہ امر قابل ذکر ہے کہ سنی اصحاب نے سول نافرمانی ملتوی کرنے اور معاملہ کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جس پر ڈپٹی کمشنر نے ان تمام اشخاص کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے۔

بمبئی ۱۴ ر مئی - معلوم ہوا ہے سیکر کے راؤ راجہ دربار جے پور کے احکام کے خلاف جن میں انہیں اپنی جاگیروں کا انتظام کرنے کے لئے دماغی طور پر ناقابل قرار دیا گیا ہے وائسرائے کے پاس اپیل کرنے والے ہیں - اپیل کی تیاری کے لئے دہلی اور اجمیر سے وکیل پہنچ گئے ہیں - بمبئی کے ایک سرکردہ بیرسٹر کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں - جو ریاستوں اور برطانوی گورنمنٹ کے درمیان معاملہ کے متعلق قانون کے ماہر ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ دربار جے پور کو قانونی طور پر اس قسم کے احکام جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

کراچی ۱۴ ر مئی - اس ہفتہ میں سندھ گورنمنٹ نے مزید پانچ قیدیوں کو قبل از وقت رہا کر دیا ان کی رہائی اچھے چال چلن کی وجہ سے عمل میں آئی ہے۔

لنڈن ۱۴ ر مئی - ٹائمز کا نامہ نگار واشنگٹن سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ خارجہ پالیسی کے متعلق ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر کارڈل ہل اور پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں - جس سے شاید مسٹر ہل مستعفی ہو جائیں - معلوم ہوا ہے مسٹر ہل اینگلو اطالوی معاہدہ کی حمایت کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

بمبئی ۱۴ ر مئی - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جعفر حسین کو قبل از وقت رہا کرنے کے متعلق مسٹر شریف وزیر انصاف سی پی کے طرز عمل کے متعلق مسٹر منمتھ ناتھ چٹرجی کی رپورٹ میں جنہیں ورکنگ کمیٹی نے ٹربیونل مقرر کیا تھا مسٹر شریف بری الذمہ قرار نہیں دیئے گئے - بلکہ ان کے طرز عمل کی مذمت کی گئی ہے - معلوم ہوا ہے ورکنگ کمیٹی اس پر غور کرے گی۔

لاہور ۱۴ ر مئی - سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے مسلمانان امرت سر سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنا ووٹ شیخ محمد صادق صاحب کو دیں - انہوں نے اسمبلی میں اکثریت کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

لاہور ۱۴ ر مئی - محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آنریبل وزیر اعظم پنجاب نے ان بعض نہایت ہی غلط بیانات کو تعجب کے ساتھ پڑھا ہے جو بعض ورنیکلر اخبارات میں اس پارٹی کی نسبت شائع ہوتے ہیں جو لاہور کے اخبار نویسوں کی طرف سے وزیر اعظم ممدوح کو ۲۶ ر اپریل کو دی گئی تھی - آنریبل وزیر اعظم نے یہ نہیں کہا تھا کہ محکمہ مذکور اطمینان بخش طور پر یا قابلیت کے ساتھ کام نہیں کر رہا بلکہ آپ کا مقصد صرف اس بات کا اظہار کرنا تھا کہ محکمہ مذکور کے لئے اپنی موجودہ ترتیب کے لحاظ سے یہ غیر ممکن ہے کہ وہ بطور ایک خبر رساں ایجنسی کے کام کرے اور کہ اس کی تنظیم زیر غور ہے۔

بمبئی ۱۴ ر مئی - آج کانگرسی وزراء اعظم کی کانفرنس تین دن کی بحث و تمحیص کے بعد ختم ہو گئی - توقع کی جاتی ہے کہ وزراء کی اس کانفرنس کے کام کے متعلق ایک کمیونک شائع کیا جائیگا کل کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا جس میں وزراء کی کانفرنس کے فیصلے منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے اس کانفرنس میں کانگرس پارلیمنٹری سکرٹریوں کے درجہ اور ان کے فرائض کے متعلق بحث ہوتی رہی - آنیشنل کانگرس لیجسلیٹو پارٹی اور پراونشل کانگرس کمیٹی کے تعلقات کی بھی وضاحت ہوئی نیز قرار پایا کہ کانگرسی گورنمنٹ نیشنل سکاوٹ کی تحریک کی حوصلہ افزائی کرے - کسانوں کی مقروضیت دور کرنے کے لئے کانفرنس نے تمام کانگرسی صوبہ میں یکساں زرعی پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس سلسلہ میں بہار - یوپی - بمبئی اور مدراس کی گورنمنٹوں نے جو قانون پاس کئے ہیں - ان کے حوالہ سے باقی صوبوں کی گورنمنٹوں سے کہا گیا کہ وہ بھی اس قسم کا قانون پاس کریں - جیلوں کی اصلاح سیاسی قیدیوں کی جماعت بندی کو توڑنے اور سرکاری اخراجات میں کمی کرانے کے سوالات پر بھی بحث کی گئی - مسٹر بوس کے ایماء پر اس معاملہ پر بھی بحث کی گئی کہ روپے کے شرح تبادلہ کو کم کیا جائے۔

ہوشیار پور ۱۴ ر مئی - ڈی اے وی کالج ہوشیار پور کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر سادر کرنے کہا کہ وہ طریقہ تعلیم کسی طرح بھی مکمل نہیں سمجھا جا سکتا جس میں طلباء کو فوجی ٹریننگ دینا شامل نہیں۔

کراچی ۱۴ ر مئی - سندھ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۹ ر مئی سے شروع ہو کر یکم جون تک جاری رہے گا - چار دن سرکاری کام کے لئے وقف کئے گئے ہیں - وزیر اعظم - وزراء کی تنخواہوں میں ترمیم کا بل اور سندھ اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہوں اور الاؤنس کا بل پیش کریں گے۔

بنوں ۱۴ ر مئی - شہر میں اب بھی مختلف مقامات سے بم مل رہے ہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہر میں منادی کر دی ہے کہ اگر اور بم ملا تو کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا جائے گا۔

بوڈاپسٹ ۱۳ ر مئی - ہنگرین گورنمنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے اور اب نئی کیبنٹ مرتب کی جا رہی ہے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ نازی زور پکڑ رہے ہیں اور کانسٹی ٹیوشن کے لئے خطرہ کا باعث بن رہے ہیں - نئے وزیر اعظم کو تمام پارٹیوں کا اعتماد حاصل ہے اور کیبنٹ میں ایک ایسا وزیر بھی لیا گیا ہے جو نازیوں کا حامی ہے۔

بارسیلونا ۱۳ ر مئی - آج صبح بارسیلونا پر پھر ہوائی حملہ کیا گیا - جس سے ۱۳۰ اشخاص ہلاک اور ۵۵ مجروح ہوئے۔

شنگھائی (بذریعہ ہوائی ڈاک) ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے کہ برطانیہ - چین اور جاپان میں مصالحت کرانے کے لئے تیار ہے - مگر غالباً چند ماہ بعد اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔

ہانکو ۱۳ ر مئی - چینیوں کے جوابی حملہ نے جاپانیوں کو ننگھن سے نکال دیا ہے جس پر انہوں نے کل قبضہ کیا تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی